از عدالتِ عظمیٰ

شری کنور سنگھ

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ و دیگران

تاریخ فیصلہ: 3 مارچ، 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

انتخاب-اسسٹنٹ سب انسپکٹر-اپیل کنندہ کو پہلے عارضی طور پر اس عہدے پر ترقی دی گئی تھی لیکن بعد میں واپس کر دیا گیا-تحریری امتحان اور انٹرویو میں حاصل کردہ نمبروں کے مجموعے کی بنیاد پر منعقد کردہ عہدوں کے لیے انتخاب-اپیل کنندہ کا انتخاب نہیں کیا گیا کیونکہ وہ انٹرویو میں اچھے نمبر حاصل نہیں کر سکا-اپیل گزار کی رٹ پٹیشن جس میں کہا گیا ہے کہ اسے اپنے تجربے کے لیے اہمیت دی جانی چاہیے تھی جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا ہے-قرار پایا کہ، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ یہ مقابلہ سب کے لیے کھلا تھا اور اتفاقی حالات کی وجہ سے سابقہ عارضی ترقی کے علیحدہ نمبر مختص نہیں کیے جا سکتے تھے جس صورت میں ایسے افراد دیگران پر چڑھائی چوری کر لیں گے-انتخاب میں بدنیتی یا من مانی کا کوئی الزام نہیں لگایا گیا-مداخلت کی ضمانت دینے والے عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 5567، سال 1997۔

ڈبلیو پی نمبر 15380، سال 1996 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1.10.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے اروند جین اور چارو نروانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

یہ خصوصی اجازت کی عرضی پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو یکم اکتوبر 1996 کو سی ڈبلیو پی نمبر 96/15380 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ طور پر، درخواست گزار کو اس سے پہلے ایک موقع پر عارضی طور پر ترقی دی گئی تھی، سال 1988 میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے طور پر لیکن بالآخر اسے چیلنج کیا گیا اور اس عدالت کے حکم سے اسے کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اس کے بعد، اس عدالت کی ہدایات کے مطابق، تحریری امتحان اور انٹرویو کا انعقاد کیا گیا۔ تحریری امتحان میں درخواست گزار نے 105 نمبر حاصل کیے۔ ماتحت سروس سلیکشن بورڈ نے تحریری امتحان کے لیے 75 فیصد اور انٹرویو کے لیے 25 فیصد نمبر مختص کیے ہیں۔ درخواست گزار نے 105 نمبر حاصل کیے تھے، اس لیے اس کا انتخاب نہیں کیا جا سکا کیونکہ وہ انٹرویو میں پورا نہیں کر سکا تھا۔ 97 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ درخواست گزار ناکام رہنے کے بعد، انتخاب کے عمل کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ چونکہ ان کے پاس پچھلا تجربہ ہے، اس لیے پچھلے تجربے کی بنیاد پر 25 فیصد نمبروں میں سے کچھ ویٹیج دیا جاتا۔ تاہم، چونکہ اس طرف سے کوئی غور نہیں کیا گیا تھا، اس لیے انتخاب قانون کے لحاظ سے برا تھا۔ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے اور ہمارے خیال میں صحیح ہے کہ یہ ایک مقابلہ ہے جو تمام افراد کے لیے کھلا ہے۔ پچھلی عارضی ترقی کے محض اتفاقی حالات کی بنا پر، سابقہ سروس کے لیے علیحدہ نمبر مختص نہیں کیے جا سکتے، اور ایسی صورت میں ایسے افراد عام مسابقت (اوپن کمپیٹیشن) میں دیگر امیدواروں پر ناجائز سبقت حاصل کر لیں گے۔ عدالت عالیہ کا نظریہ واضح، جائز اور اچھی طرح سے قائم ہے۔ درخواست گزار کے وکیل نے دلیل دی ہے کہ تحریری امتحان میں 80 نمبر حاصل کرنے والے افراد کا انتخاب پورے 25 فیصد نمبر دے کر کیا گیا ہے جبکہ تحریری امتحان میں 105 نمبر حاصل کرنے والے درخواست گزار کو انٹرویو کے لیے مختص 25 فیصد میں سے کچھ وزن دے کر منتخب نہیں کیا جا سکا۔ نتیجے کے طور پر، انتخاب من مانی ہے۔ فاضل وکیل ہمارے سامنے ایسے امیدواروں کی فہرست رکھنا چاہتا ہے جنہوں نے 80 نمبر حاصل کیے، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں بورڈ نے شائع کیا ہے۔ چونکہ دستاویز کو عدالت عالیہ میں ریکارڈ کا حصہ نہیں بنایا گیا تھا، اس لیے ہم دستاویز پر غور نہیں کر سکتے۔ یہ درخواست گزار کا معاملہ نہیں ہے کہ اس نے

یہ بات عدالت عالیہ میں اٹھائی تھی اور عدالت عالیہ اس پر غور کرنے میں ناکام رہی ہے۔ دوسری طرف، عدالت عالیہ نے اس طرح اشارہ کیا ہے:

"اب ہمارے سامنے موجود ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ درخواست گزار نے انٹرویو میں زیادہ نمبر حاصل کرنے کے لیے کافی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ نتیجتاً، جن افراد نے تحریری امتحان میں درخواست گزار کے مساوی نمبر حاصل کیے، انہیں انٹرویو میں حاصل کردہ نمبروں کی وجہ سے اعلی درجہ حاصل ہوا۔ تحریری امتحان میں انٹرویو میں حاصل کردہ نمبروں کے ساتھ مل کر منتخب فہرست میں رینک کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اپنے سامنے رکھے گئے سلیکشن بورڈ کے ریکارڈ پر غور کیا ہے اور تحریری امتحان کے ساتھ ساتھ انٹرویو میں مشترکہ نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کی تقابلی تشخیص پر قابلیت کی بنیاد پر 97 امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے کہ بدنیتی یا انتخاب کی من مانی کا کوئی الزام نہیں لگایا گیا تھا۔ ان حالات میں، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے والے عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

خصوصی اجازت کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔